ولادت مسیح علیہ السلام

اِس مسئلہ مین آنرایبل سیّد احمد خان صاحب بہادر نے غضب کیا ہے قرآن و حدیث دونون کو طاق مین رکھدیا اور مضمون سہ چہ دلاور ست دُزدی کہ بکف چراغ دارد کا جلوہ دکھایا تفسیر سر شتزویر مین حضرت مسیح علیہ السلام کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا بیان کیا اور جو کچھہ اسکے ثبوت مین لکھا ہے اسمین تزویر و تحریف کے سوا کچھہ نہین کیا۔ ہم **خلاصہ** عبارت جناب اِس مقام مین نقل کرتے ہین پھر بتفصیل اُسکا جواب دیتے ہین۔ اصل **عبارت** جناب مین بہت تطویل تھی و مع ذالک وہ بے ترتیب و پراگندہ تہی۔ اِسلئے ہم نے بنظر اختصار و افہام ناظرین اُسکا خلاصہ اپنی عبارت مین نقل کیا ہے جسکو توافق مین شک ہو وہ اصل تفسیر کو دیکھ سکتا ہے آپ نے مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے مین پہلے عقلی بحث کی ہے پہر نقلی۔ نقلی بحث پہلے انجیل اور اسکے حواشی سے کی ہے پہر قرآن سے اور کوئی بحث جناب **کذب و مغالطہ** سے خالی نہین ہے۔ ہم ہر ایک بحث کے مطالب کو علیحدہ علیحدہ نمبروار نقل کرتے ہین پہر نمبروار اُن کے جوابات قلم مین لاتے ہین۔

بحث عقلی

۱۔ مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے مین نہ خدا کی کمال قدرت کا اظہار منصود ہے اسلئے کہ خدا نے آدم کو بغیر مان باپ کے پیدا کیا اور بہت قسم کے حیوانات بغیر توالد و تناسل پیدا کرتا ہے پہر مسیح کے بغیر باپ پیدا کرنے مین اظہار کمال قدرت کیا ہوا؟۔

۲۔ اور اگر اسکو دوسری طرح پر اظہار کمال قدرت کہو تو یہہ بہی نہین ہو سکتا۔ اِسلئے کہ اس صورت مین چاہئے تہا کہ یہہ امر واضح ہوتا اور اسمین کسیکو شک و شبہ نہ رہتا۔

۳۔ اور نہ یہہ معجزہ ہو سکتا ہے اسلئے کہ معجزہ بمقابلہ منکرین نبوت ہوتا ہے اور قبل پیدائش مسیح منکر

کون تہا - اور نیز اگر یہہ معجزہ ہوتا تو انکی پیدایش مین درد زہ وغیرہ عوارض حمل کا وجود نہوتا اور نیز اگر یہہ معجزہ ہوتا تو مریم کا ہوتا نہ مسیح کا -

بحث نقلی از انجیل و حواشی آن

اس بحث مین آپنے پراگندہ طور پر بیس باتین کہی ہین جن باتون کا مدار و مآل صرف چار امر ہین جنکو امور تنقیح طلب کہا جاسکتا ہے - ہم آپ کی پراگندہ تقریرات سے اولاً ان امور اربعہ کو منتخب کرتے ہین پہر اُنکے مویدات و شواہد کو معرض نقل مین لاتے ہین -

(۱) مسیح کا داؤد کا بیٹا ہونا ضروری ہے اور وہ بغیر اسکے کہ وہ یوسف کے تخم سے ہو ثابت ہونا ناممکن ہے -

(۲) ابتدا مین مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونیکا کسی عیسائی کو خیال و اعتقاد نہ تہا حتی کہ حوارین مسیح نے بہی اس امر کو نہین جانا یہہ امر صرف مریم اور یوسف کے دلون مین مخفی تہا یہان تک کہ مریم نے مسیح کے مرنیسے جی اُٹہنے کے بعد ظاہر کیا اس سے پہلے سب کوئی مسیح کو یوسف کا بیٹا کہتا اور جانتا تہا

(۳) مسیح کو خدا کا بیٹا کہنا صرف یونانیون کی تقلید سے ہوا ہے وہ لوگ نہایت بزرگ اور مقدس اشخاص کو خدا کا بیٹا کہتے چنانچہ افلاطون - و فیثاغورس وغیرہ کو خدا کا بیٹا کہا کرتے - جب حواریون کو یونانی زبان کے ذریعہ سے دین عیسوی کا پہیلانا مدنظر ہوا تو حضرت عیسی کو اس لقب سے ملقب کرنا پڑا ہوگا جو اُن لوگون کے خیالات سے مناسب تہا جنکے لئے انجیلین لکہی گئی تہین اسلئے ہمارے نزدیک وہ انجیلین حضرت عیسیٰ کی ولادت کی نسبت اُن خالص خیالات کے ظاہر ہونیکا ذریعہ نہین ہوسکتین × × × × × × × پہر زمانہ کے گزر جانیکے پر یہہ خیال جس سے عیسی کو خدا کا بیٹا کہا گیا تہا محو ہوگیا اور مسیح کو حقیقۃً خدا کا بیٹا سمجہا گیا - اور اسکے ساتہہ یہہ بہی قرار دیا گیا کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے تہے - اُنکی ضد سے یہودیون نے یہہ کہنا شروع کیا کہ نعوذ باللہ وہ ناجایز طور پر پیدا ہوئے ہین - یہہ اتہام سلسس نے جو تیسری صدی مین تہا کیا تہا -

(۴) بقول حوارین وعیسائیون کے حضرت مریم کی یوسف نجار سے منگنی ہو چکی تہی اور شریعت یہودی مین رسم تہی کہ منگنی کے بعد مرد عورت کو دیکہنے اور مباشرت کرنے کا مجاز ہو جاتا اور بعد منگنی اور قبل رخصتی اُس سے اولاد پیدا ہوتی تو وہ بہی ناجایز تصور نہ ہوتی شاید خلاف رسم ہونے سے معیوب گنی جاتی ہوگی بناءً علیہ یوسف حضرت مریم سے ہم بستر ہوا اور اُس سے حضرت مسیح کا حمل ہوا (نعوذ باللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم ان یقولون الا کذبا)

امر اول کے ثبوت وتائید مین آپ نے نسب نامہ انجیل متی کا حوالہ دیا ہے جسمین مسیح کو ابن داؤد وابن ابراہیم لکہا ہے اور پہر انجیل لوک باب اول ورس ۲۷ سے نقل کیا ہے کہ یوسف مریم کا شوہر داؤد کی نسل سے تہا۔ پہر فرمایا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ ماں کے سبب سے انکو داؤد کی نسل سے قرار دیا گیا ہے تو یہہ بات دو وجہہ سے غلط ہے۔ اول اسلئے کہ یہودی شریعت مین عورت کیطرف سے نسب قایم نہین ہو سکتا۔ دوسری یہہ کہ حضرت مریم کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت نہین ہے۔ پہر وجہہ دوم پر بہت زور دیا ہے اور بزعم خود ثابت کر دیا ہے کہ مریم علیہا السلام داؤد کی نسل سے نہین ہے۔

امر دوم کے ثبوت وتائید مین آپنے پادری رچارڈ واٹسن صاحب کا قول نقل کیا ہے جسکا حاصل وہی ہے جو امر دوم کا عنوان ہے پہر اخیر بحث مین انجیل وغیرہ کے مواضعہ ذیل سے استشہاد کیا ہے۔ انجیل متی باب اول ورس ۱۶۔ ایضاً باب ۱۳ ورس ۵۵۔ انجیل لوک باب ۲ ورس ۲۷ و ۳۳ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۸۔ انجیل یوحنا باب ۶ ورس ۴۲۔ ایضاً باب اول ورس ۴۵ جنمین مسیح کو یوسف کا بیٹا اور یوسف کو مسیح کا باپ لکہا ہے۔ اعمال حوارین باب ۲ ورس ۳۰ جسمین وارد ہے کہ خدا نے داؤد سے کہا کہ مین تیری کمر سے مسیح کو پیدا کرونگا۔ اور رومیان باب اول ورس ۳ جسمین یہہ لکہا ہے کہ مسیح جسم کے حق مین داؤد کے تخم سے پیدا ہوا۔ **آیات انجیل** متی ۱-۱۶ ولوک ۲-۳۳ کے ذیل مین آپ نے تہوڑی سی **یونانی** بہی خرچ کی ہے جس سے بزعم خود یوسف کا باپ ہونا اور مسیح کا بیٹا ہونا ثابت کیا ہے۔ اور بذیل آیات متی ۱-۱۶ کے کہا ہے کہ جن نسخون مین حضرت عیسیٰ کا صرف مریم سے پیدا ہونا بیان کیا ہے انمین تغیر ہوا ہے۔ اس تغیر کا سبب بہی خیالات ہین